WAQAS

①

Islamic study-Test-4

تاریخ: ___/___/___

Question-2

سوال: سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں پبلک ایڈمنسٹریشن کے بہتر تصور کو کیسے یقینی بناتی ہیں۔

جواب

(الف) ابتدائیہ

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں پبلک ایڈمنسٹریشن کے تصور کو یقینی بناتی ہیں۔ اسلام نے بھی سرکاری ملازمین کی ذمہ داریوں پر بہت زور دیا ہے۔ جس میں انھیں حکم دیا گیا ہے کہ وہ معاملات میں دیانتداری کریں، خیانت سے پرہیز کریں، اقربا پروری سے اجتناب کریں۔ سرکاری وسائل کا صحیح استعمال کریں۔ اپنے حسن اخلاق کو صحیح کریں، سچ کو فروغ دیں اور انصاف سے کام لیں۔ اس طرح قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے جس کا مفہوم ہے کہ

"وعدہ پورا کرو بے شک وعدے کی بوچھ گچھ ہوگی۔" (القرآن)

اگر سرکاری ملازمین اپنے دفتری اوقات کو یقینی بنائیں گے تو پبلک ایڈمنسٹریشن کا نظام بہتر ہوگا۔ اسلامی ممالک کے اندر ان پر توجہ نہیں دی جا رہی جیسا کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اس میں بھی بعض مقامات پر سرکاری ملازمین کی ڈیوٹی پر توجہ نہیں دی جا رہی۔

2

تاریخ: ___/___/___

(ب) (ج) درج ذیل میں سرکاری ملازمین کی ذمہ داریاں ہیں جو پبلک ایڈمنسٹریشن کے تصور کو بہتر بنا سکتی ہیں۔

(1) دیانت داری کے معاملات میں ذمہ داریاں

ایک سرکاری ملازمین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے معاملات میں دیانت داری کرے چاہے وہ اپنے ذاتی ہوں یا سرکاری۔ دیانت داری کے بارے میں اسلام نے بہت زور دیا جو سرکاری ملازمین کے لیے ضروری ہیں۔ جیسے حضرت ابو عقبہ (رض) بیان کرتے ہیں کہ روایت ہے صحیح مسلم میں ہے

"ایک دفعہ حضور پاک ﷺ نے ابو اللبیہ کو بنو سلیم کے قبیلہ میں صدقات اکٹھا کرنے کے لیے بھیجا تو واپس تحائف لے کر آئے اور آکر بولے یہ صدقے کے ہیں اور یہ مجھے ملے ہیں۔ حضور پاک ﷺ نے جواب دیا کہ یہ لوگوں کا حق ہے اور سب حق ہیں کسی کا تمہارا پر نہیں ہے" (صحیح مسلم)

ایک اور جگہ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا "جس نے سوئی جتنی بھی کوئی چیز چھپائی یا اس کے پیچھے کی اس کا بھی حساب لیا جائے گا۔" (صحیح مسلم)

(2) خیانت میں پرہیز

خیانت کے معاملے میں سرکاری ملازمین کو پرہیز کرنا چاہیے کسی چیز کو پوشیدہ رکھنا قرآن میں ہے کسی چیز کو چھپانا خیانت میں ہے۔

حضرت عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب غزوہ خیبر ختم ہوا تو کچھ صحابی اکٹھے بیٹھ کر شہداء کا ذکر کر رہے تھے۔ وہ بتا رہے تھے کہ فلاں شہید ہوا جنت میں جائے گا۔ ایک صحابی کا ذکر آیا تو حضور پاکؐ نے جواب دیا میں نے اسے جہنم میں جلتا ہوا دیکھا ہے کیونکہ اس نے بیت المال سے غلاف چرایا تھا۔ اس لیے سرکاری ملازمین کی ذمہ داری میں آتا ہے کہ وہ خیانت سے پرہیز کریں۔

(۳) جھوٹ سے نفرت کریں

سرکاری ملازمین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے کسی بھی مقصد کے لیے جھوٹ سے پرہیز کریں۔ چاہے اس میں اسے نفع ہو یا نقصان۔ حضور پاکؐ کا ارشاد ہے جس کا مفہوم ہے کہ

"کہ کسی نے مجھ سے پوچھا کہ مومن بخیل ہو سکتا ہے میں نے کہا ہاں ہو سکتا اور دوسری بار یہ پوچھا کہ مومن جھوٹا ہو سکتا میں نے کہا نہیں۔"

(۴) سچ کا فروغ

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریوں میں آتا ہے کہ وہ سچ کا ساتھ دے ہمیشہ سچائی سے کام لے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے جس کا مفہوم ہے کہ

"اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور سچائی کی گواہی دینے والوں کے ساتھ ہو جاؤ"

(القرآن)

(5) اقربا پروری سے اجتناب

اقربا پروری سے مراد ہے یہ ہے کہ نوکری کے اصولوں کے بجائے اپنے عزیز و اقارب کو ترجیح دینا اور ان کو ہی ہر کام میں سپورٹ کرنا۔ اسلام نے اقربا پروری سے سختی سے منع کیا ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رح جن کو پانچواں خلیفہ مانا جاتا ہے۔ انہوں نے اپنی بیوی کے زیورات بھی سرکاری خزانے میں جمع کروا دیے اور یوں کہا کہ اس کے باپ دادا اور بھائیوں کی کمائی کے پیسوں سے ہیں۔ دوسری طرف حضرت علی رض کی وفات کے بعد حضرت امام حسن خلیفہ بنے جو لوگوں نے چناؤ کیا تھا نہ کہ حضرت علی رض نے۔

(6) وقت کا لحاظ رکھنا

سرکاری ملازمین کی ذمہ داری ہے کہ وہ دفتری اوقات کا خیال رکھیں اور وقت پر دفتر جائیں اور ۳ گھنٹے۔ عربی کا ایک مقولہ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ

"وقت ایک کاٹنے والی تلوار ہے"

تاریخ: ___/___/___

(7) میرٹ کا فروغ

سرکاری ملازمین کی ذمہ داری میں یہ بھی آتا ہے کہ وہ میرٹ کو فروغ دیں جو پبلک ایڈمنسٹریشن کے نظام کو بہتر بنائے گا۔ میرٹ سے مراد کسی بھی سرکاری کام کے لیے جو بھی کام ہو اسے میرٹ پر کریں اور ایسے منصوبے بنائیں اور ٹینڈر دیں جیسے کہ ہیں۔ اس میں کوئی گڑبڑ نہ کریں۔

(8) سرکاری وسائل کا درست استعمال

سرکاری وسائل جن میں گورنمنٹ کی ہر وہ چیز جو سرکاری دفاتر میں استعمال ہو رہی ہے یا عوام کی فلاح و بہبود کے لیے استعمال کی جا رہی ہے اس کو غیر ضروری استعمال نہ کریں۔ آج کل ہمارے ہاں یہ پایا جاتا ہے کہ سرکاری ملازمین سے سرکاری دفاتروں میں مشینری کی چیزیں گھر لے آتے ہیں اور ان کا بے جا استعمال کرتے ہیں۔ اس لیے سرکاری ملازمین کو دفاتر سے کوئی بھی چیز لانے کی اجازت نہیں ہے۔

(9) انصاف کی فراہمی

سرکاری ملازمین کی ذمہ داری میں آتا ہے کہ وہ انصاف کرے جو کام اسے سونپا جائے وہ اس کو پورے انصاف سے کرے اور اس میں ناانصافی نہ کرے۔ مثال

تاریخ: ــــ/ــــ/ــــ

کے طور پر ایک شخص سرکاری ملازم ہے تو اس کو عدالت میں انصاف سے کام لینا چاہیے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ

"عدل و انصاف کرو یہ تقوی کے زیادہ قریب ہے۔"

ایک دوسری جگہ ارشاد ہوا جس کا مفہوم یہ ہے

"کہ ہم نے اپنے رسول کو کتاب کے ساتھ بھیجا کہ وہ لوگوں کے درمیان انصاف کر سکیں۔" (القرآن)

(10) قومی وسائل کی حفاظت

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریوں میں آتا ہے کہ وہ قومی وسائل کی حفاظت کرے ان کو ضائع نہ ہونے دے جو کچھ اسے دیا جائے سرکاری کاموں کے لیے ان کو بے دریغ نہ استعمال کریں اور نہ فضول خرچ بنیں اور نہ کنجوسی کریں۔ کوئی بھی چیز جو قومی خزانے کی ہے وہ تھر تھر نے کر آئے گی۔

(11) عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرے

سرکاری ملازمین کی ذمہ داریوں میں آتا ہے کہ وہ عوام کی فلاح و بہبود کے لیے کام کرے۔ شہریوں کو جو مسائل در پیش آ رہے ہیں اگر ان کو کوئی کام سونپا جائے تو وہ اسے پورا کرے اور ان کو باعزت طریقے سے انجام دے

تاریخ: ___/___/___

اسی طرح پبلک ایڈمنسٹریشن کے تصور کو زیادہ یقینی بنایا جا سکے گا۔

ب) نتیجہ بحث

پبلک ایڈمنسٹریشن میں سرکاری ملازمین کا بہت اہم کردار ہے جس کی وجہ سے ایڈمنسٹریشن کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے اگر سرکاری ملازمین اپنے تمام ذمہ داریوں کو صحیح طرح ادا کریں گے تو ایڈمنسٹریشن کی بہتری کا تصور کمزور نہیں ہو گا۔ اسی لیے ان کو دفتری اوقات کار کا لحاظ رکھنا چاہیے تاکہ تمام کام بروقت پورے ہو سکیں۔ اس کے علاوہ اقربا پروری سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ ملک میں میرٹ کا قتل عام نہ ہو۔ دوسری طرف قومی وسائل کی حفاظت کرنی چاہیے تاکہ قومی خزانہ برباد یا ضائع نہ ہو، میرٹ پر انصاف کو فروغ دینا چاہیے اور جھوٹ سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ اپنے سرکاری معاملات میں دیانتداری کو فروغ دینا چاہیے اور خیانت سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اس لیے اگر سرکاری ملازمین یہ تمام کام اچھی نیت سے کریں گے تو پبلک ایڈمنسٹریشن کا نظام بہتر ہو جائے گا۔

(———)

تاریخ: __/__/__

Question - 3

اسلام میں احتساب سماجی کنٹرول اور خوشحال معاشرے کی ضمانت دیتا ہے۔ بحث کریں۔

(الف) تعارف

اسلام نے احتساب پر بہت زور دیا ہے جو سماجی کنٹرول اور خوشحال معاشرے کی ضمانت دیتا ہے۔ اگر ہم اسلام میں احتساب پر نظر ڈالیں تو انھوں نے محکم احتساب قائم کیا تھا جس کی وجہ سے بہت ایڈمنسٹریشن میں بہتر آئی تھی۔ جس میں عوام الناس کا احتساب، عمال کا احتساب اور تاجروں کا احتساب شامل ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ

"اگر ہم ان لوگوں کو اقتدار دیں زمین پر یہ لوگوں کے درمیان انصاف کریں گے ان کو برائی سے روکیں گے اور نیکی کا حکم دیں گے"

اس کے علاوہ ہمیں خلفائے راشدین کے دور میں احتساب کا نظام نظر آتا ہے جس حضرت عمرؓ کے دور میں حضرت خالد بن ولید کی معزولی اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کی ڈیوٹی کو چلانا وغیرہ۔ باقی تین خلفاء نے بھی احتساب کے نظام کو بحال رکھا۔

(ب) رسالت مآبؐ کے دور میں محکمہ احتساب

یہ محکمہ لوگوں عوام الناس کے حقوق کی نگرانی
ان کے اخلاق کی پاسداری کے لیے بنایا گیا تھا۔
درج ذیل معلومات ہیں جو اس محکمہ کے related
ہیں۔

(۱) عوام الناس کا احتساب

اس محکمہ کے ذریعے حضور
پاکؐ عوام الناس کے سماجی اور معاشی خوشحالی کا
خیال رکھتے تھے اور لوگوں کے درمیان احتساب کو فروغ
دیتے تھے جیسے کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوا ہے جس
کا مفہوم یہ ہے کہ

"اگر ہم ان لوگوں کو زمین میں اقتدار
دیں تو یہ لوگوں کے درمیان انصاف کریں
گے اور نیکی کا حکم دیں گے اور برائی سے روکیں
گے" (القرآن)

اور یہ بھی فرمایا کہ تم لوگ ایک دوسرے کے حصے پر
بیٹھ کر ظالم کی صورت میں نکل جاؤ اس سے تم کو
نقصان ہوگا۔

ابو اللبیہ کا واقعہ

ایک دفعہ حضور پاکؐ نے ابو اللبیہ کو بنو سلیم
قبیلے میں تحائف لینے بھیجا جب وہ واپس آئے تو
ان کے پاس دو طرح کے تحائف تھے انھوں نے
ابو اللبیہ مجھے ملا ہے اور یہ آپ کے لیے تو آپؐ

یہ سارا مال ذخیرہ ہوا ہے سب عوام الناس کا حق ہے

(ii) عمال کا احتساب

حضور پاک ﷺ عمال کا بھی احتساب رکھتے تھے جس میں لوگوں کے سماجی اور معاشی مسائل حل ہوتے تھے

ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو نصیحت

حضور پاک ﷺ نے ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل کو یمن کا والی مقرر کیا تو آپ ﷺ نے انہیں نصیحت کی کہ جب تم لوگ لوگوں کو نصیحت کرو تو ان کو سب سے پہلے توحید کا درس دو ان پر ظلم نہ کرو اور ان کے درمیان اتفاق سے کام لو

(iii) تاجروں کا احتساب

حضور پاک ﷺ تاجروں کا بھی احتساب رکھتے تھے تاکہ اس سے معاشی پریشانیاں نہ ہوں اور اور اشیاء ضروریات کی کمی کا بحران پیدا نہ ہو

منڈیوں کی نگہداشت

حضور پاک ﷺ منڈیوں کی نگہداشت خود کرتے تھے ایک دفعہ آپ ﷺ مدینہ کے بازار میں گئے ایک دکان پر ایک کھجوری میں گیلا مال نیچے تھا اور خشک اوپر جو بارش کی وجہ سے نم ہو گیا تھا آپ ﷺ نے اسے بتایا حکم دیا کہ وہ گیلا مال اوپر رکھے

ناپ و تول اور وزن میں کمی

آپ ﷺ ناپ و تول اور

وزن میں کمی کا بھی احتساب رکھتے تھے
اس کے لیے آپؓ نے انسپکٹر مقرر کیے ہوئے
تھے جو روزانہ کی ضرورت کے مطابق منڈیوں
میں چکر لگا کر ناپ و تول کو چیک کرتے اور
واپس آپؓ کو رپورٹ کرتے۔

(ب) خلفائے راشدینؓ کے دور میں احتساب کا نظام

(۱) خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیقؓ کا دور

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے احتساب کے معاملے
میں بہت زیادہ خیال رکھتے تھے۔ آپؓ نے
اپنے دور میں جو واقعات ہیں جو احتساب کی
گواہی دیتے ہیں

مالک بن نویرہ کا واقعہ

مالک بن نویرہ ایک منکر زکوۃ
تھا حضرت خالد بن ولیدؓ نے اسے قتل کر دیا اس
کا بھائی شاعر تھا اس نے شکایت کی اس وقت
حضرت خالد بن ولید کے علاوہ اور کوئی دوسرا آدمی کے
لیے موزوں نہیں تھا اس لیے آپؓ نے اسے برقرار رکھا

حدود و تعزیرات

حدود و تعزیرات کے بارے میں بھی
آپؓ نے کافی احتساب کرنے کی کوشش کی۔ آپؓ نے
شراب نوشی کے لیے چالیس دروں کی سزا مقرر کی
جو حضور پاکؐ کے دور میں مختلف تھی۔ اسی طرح
آپؓ نے بہت سے درے مقرر کیے۔

تاریخ: ___/___/___

2 حضرت عمرؓ کے دورِ حکومت میں احتساب

حضرت عمرؓ نے اپنے دور میں احتساب پر بہت زور دیا وہ عدل و انصاف کو زیادہ ترجیح دیتے تھے۔ آپؓ کے دور کی احتساب کی درج ذیل مثالیں ہیں۔

(1) حضرت خالد بن ولیدؓ کی معزولی

حضرت خالدؓ کو اس لیے معزول کیا گیا تھا کہ انھوں نے کسی شخص کو انعام دیا تو حضرت عمرؓ نے خط لکھا کہ اگر انھوں نے اپنی جیب سے دیا تو اسراف کیا اگر بیت المال سے دیا تو خیانت کی دونوں صورتوں میں وہ معزول ہیں۔

حضرت سعد بن وقاصؓ کی ڈیوڑھی کو جلانا

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو اس لیے معزول کیا گیا کیونکہ انھوں نے اپنے محل کے سامنے ایک اضافی ڈیوڑھی بنا رکھی تھی جو آپؓ کے حکم پر جلائی گئی۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری کا واقعہ

حضرت ابو موسیٰ اشعری کے پاس ایک لونڈی تھی جس کو اعلیٰ درجہ کی خوراک دی جاتی تھی جو عام مسلمانوں کو میسر نہیں تھی۔ آپؓ نے اس لونڈی کو واپس لے لیا کیونکہ حضرت موسیٰ اشعری کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔

13)

تاریخ: ___/___/___

۳) حضرت عثمانؓ کے دورِ حکومت میں احتساب

حضرت عثمان غنیؓ اپنی سخاوت کی وجہ سے مشہور تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنے دورِ حکومت میں احتساب پر بھی زور دیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو بیت المال سے بے شمار قرض لے رکھا تھا جو واپس نہ کر سکے آپؓ اس قدر برہم ہوئے ان پر کہ انہیں عہدے سے فارغ کر دیا۔ اس کے علاوہ حضرت ولید بن عقبہؓ نے شراب نوشی کی روش اختیار کی تو انہیں بھی عہدے سے معزول کر دیا۔ مزید برآں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے عیاشانہ زندگی اختیار کر لی جس کی وجہ سے ان کو بھی عہدے سے معزول کر دیا۔

۴) عہدِ علویؓ میں احتساب

حضرت علیؓ بھی اپنے دور میں بہت زیادہ گراں قدر خدمات انجام دیں آپؓ جس عامل کو عہدے پر فائز کرتے تو اسے احتساب کے بارے میں ضرور نصیحت کرتے۔ آپؓ کے چچا زاد بھائی حضرت عباسؓ نے کافی رقم بیت المال سے لی تھی جو انہوں نے واپس نہ کی آپؓ نے انہیں واپس کرنے کا کہا تو انہوں نے یہ کہا کہ میں نے اپنا حق لے لیا ہے وہ یہ کہہ کر مکہ چھوڑ کر چلے گئے

ت) خلاصہ

اسلام میں احتساب سماجی اور

تاریخ: ___/___/___

معاشی برائیوں کو کنٹرول کرنے میں اہم کردار دیا
گیا ہے ہمیں حضور پاک ﷺ کی زندگی میں محکم احتساب
قائم کیا گیا جس میں عوام الناس کا احتساب معاشی
برائیوں کو کنٹرول کرنے میں اہم کردار ادا کرتا اس کے
لیے تاجروں کا احتساب ہمیں یہ سبق
ثابت ہوتا ہے کہ کس طرح معاشی برائیوں
کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے خلفائے
راشدین کے دور میں احتساب بھی معاشرتی
اور سماجی برائیوں کو کنٹرول کرنے میں اہم کردار
ادا کرتا ہے۔ حضرت عمرؓ کے دور میں حضرت خالد بن
ولید کی معزولی سے یہ سبق ملتا ہے کہ سماجی برائیوں کو
کنٹرول کرنے کے لیے احتساب ضروری ہے۔ اس کے علاوہ
عہدہ عثمانیؓ کے دور میں بھی احتساب ہوا جو معاشی
بدحالی کو ختم کرنے کے لیے اشارہ دیتا ہے۔